# ربٰوا کی تمام صورتیں حرام ہیں

## وفاقی شرعی عدالت کا ایک اہم فیصلہ

وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس جناب جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، جناب جسٹس ڈاکٹر علامہ فدا محمد خان اور جناب جسٹس عبید اللہ خان پر مشتمل فل بنچ نے جمعرات کے روز سود سے متعلق ۲۲ قانونی دفعات کو قرآن و سنت کے خلاف اور کالعدم قرار دینے کا فیصلہ سنا دیا۔ وفاقی شرعی عدالت کے پریس ریلیز کے مطابق اس فیصلے کے ذریعے ۱۱۹ شریعت درخواستوں تین سو دو موٹو نوٹسوں کو نمٹا دیا گیا۔ عدالت نے ان دفعات کو ۳۰ جون ۱۹۹۲ء تک اسلامی احکام کے مطابق بنانے کی ہدایت جاری کر دی بصورتِ دیگر یہ دفعات یکم جولائی ۱۹۹۲ء سے مؤثر نہیں رہیں گی۔ یہ دفعات حسب ذیل قوانین کی ہیں۔ ۱۔ انٹرسٹ ایکٹ مجریہ ۱۸۳۹ء ۲۔ گورنمنٹ سیونگ بنکس ۱۸۷۳ء ۳۔ نیگوشی ایبل انسٹرومنٹس ایکٹ ۱۸۸۱ء (قانون دستاویزات قابلِ بیع و شراع مجریہ ۱۸۸۱ء ۴۔ لینڈ ریکوزیشن ایکٹ ۱۸۹۴ء ۵۔ دی کوڈ آف سول پروسیجر ۱۹۰۸ء (مجموعہ ضابطہ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء) ۶۔ کوآپریٹیو سوسائٹی رولز ۱۹۲۷ء ۷۔ کوآپریٹیو سوسائٹی رولز ۱۹۲۷ء ۸۔ انشورنس ایکٹ ۱۹۳۸ء ۹۔ اسٹیٹ بنک آف پاکستان ایکٹ ۱۹۵۶ء ۱۰۔ ویسٹ پاکستان منی لینڈرز آرڈی ننس ۱۹۶۰ء ۱۱۔ ویسٹ پاکستان منی لینڈرز رولز ۱۹۶۵ء ۱۲۔ پنجاب منی لینڈرز آرڈی ننس ۱۹۶۰ء ۱۳۔ سندھ منی لینڈرز آرڈی ننس ۱۹۶۰ء ۱۴۔ صوبہ سرحد منی لینڈرز آرڈی ننس ۱۹۶۰ء ۱۵۔ بلوچستان منی لینڈرز آرڈی ننس ۱۹۶۰ء ۱۶۔ ایگریکلچرل ڈیپمنٹ بنک آف پاکستان رولز ۱۹۶۱ء (زرعی ترقیاتی بنک پاکستان قواعد مجریہ ۱۹۶۱ء) ۱۷۔ بینکنگ کمپنیز آرڈی ننس ۱۹۶۲ء ۱۸۔ بینکنگ کمپنیز رولز ۱۹۶۳ء ۱۹۔ بنکس (نیشنلائزیشن) (پے منٹ آف کمپنسیشن) رولز ۱۹۷۴ء ۲۰۔ بینکنگ کمپنیز (ریکوری آف لونز) آرڈی ننس ۱۹۷۹ء ۲۱۔ پاکستان انشورنس کارپوریشن ایمپلائیز اویڈینٹ فنڈ ریگولیشن ۱۹۵۴ء ۲۲۔ جنرل فنانشل رولز آف دی سنٹرل گورنمنٹ مع ڈرائنگ اینڈ ڈسبرسنگ آفیسرز بک

شریعت درخواستوں کو نمٹانے کی غرض سے وفاقی شرعی عدالت نے ربوا کی تعریف بنکوں کے نظام، افراطِ زر اور کرنسی کی قیمت میں کمی سے متعلق ایک سوالنامہ مرتب کیا اور اسے ملکی اور غیر ملکی ممتاز علماء کرام، اہل علم، ماہرین معاشیات اور بنک کاروں کو بھیجا گیا تاکہ ان سوالات کے بارے میں ان کی آراء معلوم کی جا سکیں۔ عدالت کی جانب سے کی جانے والی درخواست پر متعدد اہل علم، ماہرینِ معاشیات، بنکاروں اور علماء نے عدالت کے سامنے اپنے دلائل پیش کئے۔ عدالت نے تمام پہلوؤں اور فاضل وکیل کی جانب سے اٹھائے جانے والے نکات کا قرآن و سنت کی روشنی میں جائزہ لیا اور اس نتیجہ پر پہنچی کہ بنک کا سود ربوا کے دائرے میں آتا ہے اور ربوا اپنی تمام صورتوں

میں قطعاً حرام ہے خواہ قرض پیداواری مقاصد کے لیے لیا گیا ہو یا صرفی مقصد کے لیے۔ قرآن کریم اور سُنت کی تصریحات کے علاوہ مدت کے بالمقابل قرض میں منافع کے ربوا ہونے پر تمام امت کا اجماع ہے۔ اسلامی فقہ اکیڈمی جو اسلامی ممالک کی تنظیم (او آئی سی) کے تحت ۱۹۸۲ء میں قائم ہوئی، اس نے ۱۹۸۵ء میں جدہ میں منعقد ہونے والے اپنے دوسرے اجلاس میں جس میں تمام ممبر ممالک کی نمائندگی موجود تھی فیصلہ دیا کہ بینک کا سود ربوا ہے جو قرآن کریم میں حرام قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی آیات حرمت ربوا کے بارے میں بالکل واضح اور قطعی ہیں اور ان میں سود مفرد اور سود مرکب کا کوئی فرق نہیں ہے۔ رسول کریم ﷺ سود کے راستوں کو بند کرنے اور تبادلہ اشیاء میں رونما ہونے والی ناہمواریوں کو ختم کرنے کے بارے میں بہت فکر مند تھے۔ اس موضوع پر بہت سی احادیث موجود ہیں اور رسول کریم ﷺ اپنی حیات طیبہ میں اسلامی احکام کو بعینہٖ نافذ فرمایا۔ عدالت نے متشابہات کے اصل مفہوم کا جائزہ لیا اور وفاق اور صوبوں کی جانب سے پیش کی جانے والی اس دلیل پر غور کیا کہ ربوا متشابہات کے دائرے میں داخل ہے اور عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ یہ دلیل غلط اور غیر صحیح ہے۔ مسئلہ کی تطبیق جس کے بارے میں کہا گیا کہ نہضاۃ العلماء کانفرنس مشرقی جاوا، انڈونیشیا نے اسے اختیار کیا ہے قرآن و سُنت میں موجود اسلامی احکام کے مطابق نہیں پایا ہے۔ عدالت نے شریعت ایکٹ کے تحت قائم ہونے والے کمیشن کی ربوا سے متعلق سفارشات کے انتظار کو مناسب خیال نہیں کیا کیونکہ یہ مسئلہ کافی عرصے سے حل طلب چلا آرہا ہے اس لیے عدالت نے ان درخواستوں کا فیصلہ کرنا اپنا فریضہ محسوس کیا۔ عدالت کا فیصلہ جناب چیف جسٹس نے تحریر کیا اور تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ فیصلے میں فاضل وکیل برائے وفاقی حکومت اور دیگر مدعا علیہان کے دلائل اور ان کی جانب سے پیش کی جانے والی تحریری آراء کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور صرفی اور تجارتی مقاصد کے لیے دیے جانے والے قرضوں، انڈیکسیشن، افراط زر، کرنسی کی قیمت میں کمی اور مسئلہ سے متعلق دیگر پہلوؤں پر مفصل گفتگو کی گئی۔ نفع نقصان کی شراکت کے بارے میں اسلامی احکام بالکل واضح ہیں اور مضاربہ اور مشارکہ کے ضمن میں جو اصول بیان کیے گئے ہیں ان پر عمل کیا جانا چاہیے۔ فیصلے میں غیر سودی بینکاری سے متعلق متبادل تجاویز پر تفصیلی بحث کی گئی ہے یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ معاملے کی اہمیت اور سود کے مسئلے کے بہت دور رس اثرات کے مد نظر عدالت نے ماہرین معاشیات اور ماہرین بینکاری سے مدد حاصل کی اور مسئلے کا بڑی تفصیل سے اسلامی احکام کی روشنی میں جائزہ لیا۔

(بشکریہ "جنگ" راولپنڈی ۱۵ر نومبر ۱۹۹۱ء)